الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ
متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

دار الافتاء والقضاء

ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

Name :> **syed ali ul ahsan**
Address :> **rawalpindi pakistan**
Subject :> **AQAID**
Writer :> طاہر

Serial No :> **8938**
Fatwa No :>
Date :> **7/7/2010**
Email :>

kuch log kehtay hain ke hazrat bibi fatima zahra hazraat e sheikhain yani hazrat abu bakar aur hazrat umar se shadid narazgi ke halat mein dunniya se parda farma gayeen aur yeh kehte hain ke RASUL PAK sallallahu alaihi wa ala alihi wasallam ne BAGH E FADAK bibi fatima zahra ko tohfa de dia tha jo hazraat e sheikhain ne zabbardasti bibi fatima zahra se cheen lia thaa,aur bibi zahra ke mutaliba karne pe bhee na dia tha.is baat ki haqeeqat kia hai.

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ حضرت بی بی فاطمۃ الزہراء (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) حضرت شیخین یعنی حضرت ابو بکر اور حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے شدید ناراضگی کی حالت میں دنیا سے پردہ فرما گئیں اور یہ کہتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باغ فدک بی بی فاطمۃ الزہراء کو تحفہ کے طور پر دیا تھا۔ حضرت شیخین نے زبردستی حضرت بی بی فاطمۃ الزہراء سے چھین لیا تھا اور بی بی زہراء کے مطالبہ کرنے پر بھی نہ دیا تھا۔ اس بات کی حقیقت کیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں صدقاتِ مدینہ، فدک کی آمدنی اور خیبر سے آنے والے مال کا خمس اپنے رشتہ داروں اور اپنی آل کے لیے مختص فرما دیا تھا اور اس کی تقسیم کی ذمہ داری حضرت علی رضی اللہ عنہ کی درخواست پر ان کے سپرد فرما دی تھی مگر کوئی چیز کسی کو مالکانہ طور پر نہیں دی تھی۔ عہدِ نبوی کے بعد عہدِ صدیقی سے لیکر عہدِ مرتضوی تک یہ اموال اسی سابقہ ترتیب کے مطابق تقسیم ہوتے رہے۔ ہاں اتنی بات ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان اموال کو میراثِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) سمجھ کر ان میں سے اپنا حصہ مانگا جس پر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے انھیں یہ حدیث سنائی "لانورث ما ترکنا فھو صدقۃ" "ہم انبیاء (علیہم السلام) کی وراثت (مالی) جاری نہیں ہوتی۔ جو کچھ چھوڑ کر ہم رخصت ہوتے ہیں وہ (اللہ کی راہ میں وقف اور) صدقہ ہوتا ہے" یہ تسلی بخش جواب سُن کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اس مسئلہ سے متعلق خاموش ہوگئیں۔ اور پھر زندگی بھر اس کے بارے میں دوبارہ کوئی بات نہیں کی۔

اصل واقعہ اتنا ہی ہے باقی جن بعض روایات میں حضرت فاطمہ کے سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ناراضگی، غضبناکی و ترکِ کلام وغیرہ کا ذکر ہے وہ راوی کا اپنا خیال ہے حدیث کے الفاظ نہیں۔ اس مسئلہ کی مزید تفصیل اور حقیقت سمجھنے کیلیے مندرجہ ذیل کتب کا مطالعہ مفید رہے گا۔ ۱۔ رحماء بینھم ۲۔ فوائد نافع [مولانا محمد نافع صاحب مدظلہم) ۳۔ تحقیقِ فدک (حضرت مولانا سید احمد شاہ بخاری رح)۔

(جاری ہے)

کما فی سنن ابی داؤد: عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال سمعت علیاً یقول اجتمعتُ انا والعباس وفاطمة وزید بن حارثة عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ ان رأیتَ ان تولینی حقنا من ہذا الخمس فی کتاب اللہ عزوجل فاقسمہ حیاتک کیلا ینازعنی احدٌ بعدک فافعلْ قال ففعل ذلک قال فقسمتُہ حیاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم ولانیہ ابوبکر حتی اذا کانت اخر سنة من سنی عمر فانہ اتاہ مال کثیر فعزل حقنا الخ (ج: ۲، ص: ۶۱)۔

وفی صحیح البخاری: عن عائشة ان فاطمة ارسلت الی ابی بکر تسألہ میراثھا من النبی صلی اللہ علیہ وسلم مما افاء اللہ علی رسولہ (الی قولہ) فقال ابوبکر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نورث ما ترکنا فھو صدقة انما یأکل ال محمد من ھذا المال یعنی مال اللہ (الی قولہ) فتشھّد علی ثم قال انا قد عرفنا یا ابابکر فضیلتک (الی قولہ) وتکلم ابوبکر فقال والذی نفسی بیدہ لقرابة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احبّ الی ان اصل من قرابتی (کتاب المناقب، ج: ۱، ص: ۵۲۶)۔

وفی لامع الدراری: قولہ فغضبت فاطمة الخ ھذا ظن من الراوی حیث استنبط من عدم تکلمھا ایاہ انھا غضبت علیہ الخ (کتاب الجہاد، باب فرض الخمس، ج: ۲، ص: ۵۰۰: بحوالہ رحماء بینہم حصہ اول ص۱۳۶)۔

وفی شرح نہج البلاغة لابن ابی الحدید:... کان ابوبکر یأخذ غلتھا فیدفع الیھم ما یکفیھم ویقسم الباقی وکان عمر کذلک ثم کان عثمان کذلک ثم کان علی کذلک۔ (حدیدی شرح نہج البلاغة، ج: ۲، ص: ۲۹۶، بحوالہ رحماء بینہم حصہ اول ص۱۲۰)۔ واللہ اعلم بالصواب

محمد طاہر مسعود عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ عالمیہ کراچی
۶/ ۱۲/ ۱۴۳۱ھ

الجواب صحیح
عبد اللہ شوکت ...
دار الافتاء جامعہ بنوریہ
۷ ذی الحجہ ۱۴۳۱ھ

دار الافتاء
۸۹۳۸
۲۸/۱۱/۱۰
جامعہ بنوریہ عالمیہ کراچی

رئیس
دار الافتاء جامعہ بنوریہ